جلد ۲۳ | مورخہ ۲۷ شوال ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۷۲

ہز مجسٹی شہنشاہ معظم جارج پنجم کی وفات حسرت آیات

جماعت احمدیہ کی طرف سے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کو تعزیت کا تار

اظہار حسرت و افسوس کا ماتمی جلسہ

قادیان ۲۱ جنوری۔ آج اڑھائی بجے کے قریب جب ہز مجسٹی شہنشاہ معظم جارج پنجم کی وفات کی اطلاع پہونچی۔ تو حسرت و افسوس کی ایک لہر پھیل گئی فوراً تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں جناب ہیڈ ماسٹر صاحب اور دیگر اساتذہ نے ملک معظم کے اوصاف حمیدہ کے متعلق تقریریں کیں اور تعزیت کی ایک قرارداد پاس کی گئی۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں جناب ناظر صاحب امور عامہ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے تعزیت اور اظہار وفاداری

کا حسب ذیل تار ارسال کیا:۔

جماعت احمدیہ کو شہنشاہ معظم کی اندوہناک وفات پر سخت رنج اور قلق ہوا ہے۔ وہ سلطنت برطانیہ کے اس بہت بڑے قومی نقصان پر وفاشعارانہ تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور شہنشاہ معظم کے جانشین سے وفاداری اور اطاعت کا عہد کرتی ہے۔

بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ ایک جلسۂ عام منعقد کیا گیا۔ جناب صدر نے جلسہ کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ احباب نے یہ اندوہناک خبر سنی ہوگی۔ کہ آج ہز میجسٹی ملک معظم جارج پنجم کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور مذہبی جماعت ہونے کے لحاظ سے ہمارا فرض ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت رہیں۔ اس کی اطاعت کریں۔ اور چونکہ حکومت برطانیہ ملک میں قیام امن کے لئے نہایت گرانقدر خدمات سرانجام دیتی ہے۔ اس لئے ہم اس کے فرمانروا اور شاہی خاندان سے دلی عقیدت رکھتے ہیں۔ آج ہز میجسٹی ملک معظم کی وفات کی وجہ سے ہمارے دل حد درجہ متاسف ہیں۔ اور اپنے دلی جذبات کے اظہار کیلئے یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔

اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تقریر کی جس میں بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں لمبا عرصہ رہنے آپ کی کتابیں پڑھنے۔ اور آپ کے طریق عمل کو دیکھنے سے میں جانتا ہوں۔ کہ آپ ہمیشہ یہ تاکید فرمایا کرتے۔ کہ حکومت کے ساتھ تعاون اور ضرورت پر اسکی امداد کی جائے۔ ملکہ وکٹوریہ اور کنگ ایڈورڈ دو بادشاہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ اور ان دونوں کے حق میں آپ نے دعائیں کیں جنہوں نے انکو کامیاب کیا۔ بادشاہ جارج کا زمانہ بھی حکومت برطانیہ کے لئے ترقی کا زمانہ تھا۔ ماضی قریب میں حکومتوں پر بڑے بڑے زوال آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ماتحت زار روس تباہ ہوا اور بھی کئی حکومتوں کا تختہ الٹ گیا۔ مگر شاہ جارج کی حکومت قائم رہی۔ ایسے نیک نیت اور رعایا کے ہمدرد بادشاہ کے اٹھ جانے پر ہم سب کو دلی افسوس ہے۔

اس کے بعد مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے تقریر میں فرمایا:۔

آج ہم ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کی وفات پر اپنے انتہائی رنج و افسوس کے جذبات کے اظہار کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہمارا اظہار رنج و افسوس رسمی نہیں بلکہ ہمارے قلوب کو ملک معظم کے انتقال سے سخت صدمہ پہونچا ہے۔

ہم آج درد بھرے دل کے ساتھ اپنے مہربان بادشاہ کے اندوہناک انتقال پر رنج اور افسوس کے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حکومت کے نمائندگان کو بھی سابقہ روایات پر قائم رکھے۔

آخر میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے ملک معظم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے تمام حاضرین بمعیت سلطنت برطانیہ کی بہتری اور بہبودی کے لئے دعا کی۔ اور جلسہ ختم ہوا۔

سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب

کی

کلکتہ میں تشریف آوری اور واپسی

کلکتہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء (بذریعہ ڈاک) کل قریباً ۵ بجے شام سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا رنگون میل جہاز ایس۔ ایس ایلیکا سے کلکتہ پہونچے۔ جہاز کے آنے سے قبل سر سکندر حیات خان۔ خان بہادر کے ایم اسد اللہ۔ مسٹر خورشید انور۔ ڈی۔ ٹی۔ ایس تجار کی ایک بہت بڑی جماعت جس میں مسلمان ہندو۔ مارواڑی اور دہلی والے تجار شامل تھے۔ اور دیگر معززین آپ کے استقبال کے لئے اوٹرام گھاٹ پر جمع تھے۔ سر موصوف نے جہاز سے اتر کر حاضرین سے مصافحہ کیا۔ مارواڑی تاجروں کی طرف سے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اس کے بعد آپ سر سکندر حیات خان صاحب کے ساتھ موٹر پر انڈین میوزم تشریف لے گئے۔ جہاں جناب چودھری صاحب کے اعزاز میں سر عبد الحلیم صاحب غزنوی نے گارڈن پارٹی کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس پارٹی میں چار سو سے زیادہ معززین شریک ہوئے۔ جس میں کلکتہ کے بڑے بڑے زمیندار مختلف شعبوں کے سرکاری عہدہ دار اور تجار بڑی بڑی تاجر کمپنیوں کے نمائندے کثیر تعداد میں موجود تھے مہاراجہ آف بوردوان۔ مہاراجہ ٹیگور۔ پرنس اکرم حسین۔ راجہ آف ناشیپور۔ دی میٹرو پولیٹن آف انڈیا۔ سر الگزنڈر مرے۔ سر سکندر حیات خان۔ سر جان اوڈ ہیڈ۔ سر جارج کیمبیل۔ خواجہ سر ناظم الدین۔ خان بہادر عزیز الحق۔ جسٹس سر منمتھ ناتھ مکرجی۔ سر اوبرن سمتھ۔ مسٹر جسٹس کرسٹیلو مسٹر جسٹس ڈی۔ این۔ متر۔ مسٹر جسٹس ایس کے گھوش۔ مسٹر جسٹس لارٹ ویمیس۔ مسٹر جسٹس ہینڈرسن مسٹر جسٹس گوہا۔ سر ڈی کے دائن۔ سر حسان سہروردی۔ سر زاہد سہروردی۔ کرنل سی جی اور مسٹر آر تعز سر جوتسنا گوشال۔ مسٹر ابراہیم رحمت اللہ۔ کرنل و مسٹر فلاورڈیو۔ جسٹس نسیم علی۔ مسٹر اے ڈی گورڈن۔ سر سعد اللہ۔ مسٹر و مسز اکسبرو۔ دی آنریبل مسٹر بی کے باسو۔ سر ہریداس گوئنکا۔ مسٹر سی سی بسواس۔ مسٹر ڈی سی گھوش۔ مسٹر آر سی بینرجی۔ مسٹر جی سی گپتا۔ مسٹر نرمل چندر چندر۔ مسٹر توشار کانتی گھوش۔ خان بہادر ایم اے مومن۔ کیپٹن اے ای کے۔ دس کر۔ میجر دبیر الدین احمد۔ مسٹر اے لیف ایم عبد العلی۔ سر یو۔ این برہما چاریہ۔ مسٹر و مسز صنوہا۔ مسٹر ابو القاسم۔ لفٹننٹ محمد حسین۔ خان بہادر کے ایم اسد اللہ۔ مسٹر جے سی مکھرجی۔ مسٹر ہارولڈ گراہام۔ مسٹر و مسز جی ایل مہتا۔ مسٹر انس الدولہ۔ خان بہادر عطاء الرحمٰن مسٹر آر آر خان۔ مسٹر اے سی رائے چودھری۔ پرنس قیصر مرزا بہادر۔ مسٹر شہید سہروردی۔ صاحبزادہ امجد حسین سیٹھ آدم جی حاجی داؤد۔ حکیم ابو طاہر محمود احمد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ مسٹر ڈی اے خان بی ایل۔ مسٹر عبد الحفیظ۔ پروفیسر عبد القادر میاں دولت محمد۔ مسٹر یوزینسی اور مسٹر پی کے لاہری وغیرہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ سر ممدوح کل رات کے ساڑھے دس بجے ٹاٹانگر روانہ ہو گئے۔ وہاں مونگھیر جمال پور وغیرہ

جمشید پور میں آمد و روانگی

جمشید پور ۱۷ جنوری (بذریعہ ڈاک) آج آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خانصاحب صبح کی گاڑی سے تشریف لائے۔ صبح ۸ بجے جماعت احمدیہ نے سیلون کے اندر آپ سے ملاقات کی۔ جماعت کی طرف سے پھولوں کا ہار پہنایا گیا اور ایڈریس پیش کیا گیا۔ قریباً آدھ گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے۔ پھر ۱۲ بجے آپ جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لائے خطبہ جمعہ میں آپ نے حسب موقعہ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا جس طرح لوہا مٹی سے نکل کر مختلف رحلوں سے گزر کر ایک کارآمد چیز بن جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی جماعت کا حال ہوتا ہے۔ اسے سب کی بھٹی میں سے گزرنا ہوتا ہے۔ مگر جوں جوں اس کے سامنے مشکلات اور مصائب آتے ہیں۔ انکی ترقی کا موجب بنتے ہیں۔ خدا ہم سب کو احمدیت کا کامل نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ نماز کے بعد آپ جے ایل کینن جنرل منیجر ٹاٹا کمپنی کے ساتھ کارخانہ میں تشریف لے گئے اور ٹی پارٹی میں شمولیت فرمائی۔ چار بجے کی گاڑی سے جمالپور روانہ ہو گئے۔ خاکسار عبد القیوم سکرٹری جماعت احمدیہ جمشید پور

اعلان تعطیل

شہنشاہ معظم کی وفات کی وجہ سے چونکہ ۲۲ جنوری کو عام تعطیل ہوگی۔ اس لئے ۲۴ جنوری کا اخبار شائع نہ ہوگا۔ (مینیجر)

وفات شاہ

ہو نہ سکتا تھا جکی شاہی میں
ایک ساعت بھی آفتاب غروب
ہو گیا حیف دو ساعت تاب
قیصر کا وہ ماہتاب غروب

حسن رہتاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ شوال ۱۳۵۴ھ

خطبہ جمعہ

تحریکِ جدید کے مالی مطالبہ کی شاندار کامیابی

ایک لاکھ ساڑھے دس ہزار روپیہ کا وعدہ مخلصینِ جماعت کی طرف سے

ترجمانِ احرار "مجاہد" کی فتنہ انگیز روش اور قادیان سے دفعہ ۱۴۴ کی منسوخی پر احرار کا احمقانہ پراپیگنڈا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آج مجھے سر درد کا دورہ ہے۔ اور اس وجہ سے ذرا سی حرکت بھی شدید درد پیدا کر دیتی ہے لیکن چونکہ

جمعہ کا دن

تھا۔ میں نے پسند نہ کیا۔ کہ جمعہ میں ناغہ ہو جائے اس لئے مناسب یہی سمجھا۔ کہ بعض درد کو کم کر دینے والی دواؤں کا استعمال کر کے خطبہ پڑھا دوں۔ مگر ان دواؤں کے استعمال کی وجہ سے میں ایک ضعف محسوس کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی درد کی شکایت بھی باقی ہے۔ جس کی وجہ سے میں زور سے نہیں بول سکتا۔

سب سے پہلے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ اس سال کی تحریک جدید کی جو مالی تحریک تھی۔ اس کی

میعاد ۱۵ جنوری کو ختم ہو چکی ہے

میں نے اس سال کی تحریک کے وقت بتایا تھا کہ چونکہ گزشتہ سال کی تحریک میں بعض دوستوں نے غیر معمولی حصہ لیا تھا۔ حتےٰ کہ بعض نے

عمر بھر کا اندوختہ چندہ میں دیدیا

تھا۔ اس لئے ان سے یہ امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ کہ وہ اس سال بھی اسی قدر حصہ لے سکیں گے۔ پھر بعض دوستوں نے غلط فہمی سے یہ خیال کر لیا تھا۔ کہ شاید تین سال کا چندہ پہلے سال میں ہی ادا کرنا ہے۔ اس لئے انہوں نے اتنا بوجھ اٹھا لیا تھا۔ کہ امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ کہ وہ دوسرے سال بھی اسی قدر بوجھ اپنے ذمہ ڈال سکیں گے۔ پس ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے دوستوں کو تحریک کی تھی۔ کہ

کچھ نہ کچھ اضافہ

اپنے چندوں میں کر دیں۔ تاکہ وہ دوست جو بالکل حصہ نہ لے سکتے ہوں۔ یا گزشتہ سال سے کم لے سکتے ہوں۔ ان کی کمی کو دوسروں کی زیادتی پورا کر دے۔ اور جیسا کہ ہماری پہلی تحریکوں کا حال ہوتا چلا آیا ہے۔ یعنی ہمارا ہر کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے گزشتہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اس سال کے وعدے گزشتہ سال کے وعدوں سے بڑھ جائیں سو آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے جو یہ خیال کیا تھا۔ کہ ایک حصہ دوستوں کا اس سال حصہ نہیں لے سکیگا۔ یا اتنا نہیں لے سکیگا۔ وہ

احتیاط درست ثابت ہوئی

ہے۔ جن دوستوں نے گزشتہ سال سارا اندوختہ چندہ میں دے دیا تھا۔ ان کے متعلق تو ظاہر ہی ہے۔ کہ وہ اس رنگ میں اس سال حصہ نہیں لے سکتے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی ایسے دوست ہیں۔ جو گزشتہ سال زیادہ بوجھ اٹھا لینے کی وجہ سے۔ یا دیگر مجبوریوں کے باعث اس سال حصہ نہیں لے سکے۔ یا کم لے سکے ہیں۔ ایسے دوستوں کی تعداد غالباً کئی سو ہے۔ لیکن اس احتیاط کے ماتحت جس کے لئے میں نے دوستوں کو توجہ دلائی تھی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تحریک جو علاوہ عام چندوں کے تھی۔ اور

ایک زائد بوجھ

تھا۔ گو اختیاری ہی تھا۔ ہماری دوسری تحریکوں کی طرح آگے سے بڑھ کر کامیاب ہوئی ہے۔ یعنے پچھلے سال ایک لاکھ سات ہزار کے وعدے جون تک ہوئے تھے جبکہ بیرون ممالک کی جماعتوں کے وعدے بھی پہونچ گئے تھے۔ لیکن اس سال اب تک **ایک لاکھ ساڑھے دس ہزار کے وعدے آ چکے ہیں** حالانکہ ہندوستان کی جماعتوں سے بھی ابھی وعدے آنے کے چار دن باقی ہیں۔ سولہ تاریخ کے پوسٹ کئے ہوئے خطوط کی منظوری کا اعلان میں نے کیا ہوا ہے اور ہندوستان کے کئی حصے ایسے ہیں۔ جہاں سے چوتھے پانچویں روز خط یہاں پہونچتا ہے اس لئے پندرہ یا سولہ کے بھیجے ہوئے وعدے ۲۱ تک موصول ہوتے رہیں گے۔

میں یہ ذکر بھی کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس سال بیرونِ ہند کی بعض جماعتوں کے وعدے جلد موصول ہو گئے ہیں۔ کیونکہ دوستوں کو پہلے سے خیال تھا

کہ تحریک ہوگی۔ اور وہ اس کے لئے تیار تھے۔ مشرقی افریقہ جہاں جماعت اچھی تعداد اور اچھی حیثیت میں ہے۔ وہاں سے بیشتر حصہ جماعت کے وعدے آچکے ہیں۔ جو پچھلے سال اس وقت تک وصول نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے باہر سے اب اتنے وعدوں کی امید نہیں جتنے گذشتہ سال آئے تھے۔ پھر بھی امید ہے کہ اس سال کے وعدے ایک لاکھ پندرہ ہزار تک پہونچ جائیں گے۔ گویا

اس سال آٹھ فیصدی کی زیادتی ہوگی

باوجود اس کے کہ کئی دوست اس سال شامل نہیں ہوسکتے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس سال بعض ان دوستوں نے جو جماعت میں نئے شامل ہوئے ہیں۔ تحریک میں حصہ لیا ہے اور بعض نے گذشتہ سال کی نسبت اپنے چندوں کو بڑھا دیا ہے۔ اس بڑھوتی نیز نئے شامل ہونے والوں نے باوجود اس کے کہ کئی دوست شامل نہ ہوسکے۔ آٹھ فیصدی کی زیادتی کردی ہے۔ اگر باقی لوگ بھی شامل ہوسکتے۔ تو امید ہے کہ یہ رقم ایک لاکھ تیس چالیس ہزار تک پہونچ جاتی۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار بیان کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات اور بعض مجبوریوں کی وجہ سے

ضروری ہے کہ ہمارا ایک مستقل ریزرو فنڈ ہو

جس کی آمدنی سے مستقل اخراجات چلائے جائیں اور ہنگامی کاموں کے لئے چندہ ہو۔ اخلاقی لحاظ سے بھی۔ یعنی جماعت کی اخلاقی حالت کو محفوظ رکھنے نیز کام کی وسعت کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کیا جائے۔ صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا بیشتر حصہ تنخواہوں میں صرف ہو جاتا ہے۔ اور اس وجہ سے

ہنگامی کاموں میں روکاوٹ

پیدا ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ کے اموال سے اتنا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا جتنا اٹھایا جانا چاہیئے۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ ہمارے مبلغ اس لئے یہاں بیٹھے رہتے ہیں۔ کہ باہر جانے کے لئے کرایہ نہیں ہوتا۔ پس کام چلانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ

مستقل عملہ کے اخراجات کے لئے مستقل آمدنی کے ذرائع ہوں

اس لئے میری تجویز ہے۔ کہ ایک ریزرو فنڈ قائم کیا جائے۔ اور تحریک جدید کے ماتحت جو کام جاری کئے گئے ہیں۔ ان کے مستقل اخراجات کے لئے مستقل آمدنی کے ذرائع پیدا کرنے کے لئے میں صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بعض جائدادیں خرید رہا ہوں۔ تا مستقل کاموں کا بار چندوں پر نہ پڑے۔ اور جماعت کے چندے صرف ہنگامی کاموں پر خرچ ہوں۔ مثلاً لٹریچر اشاعتِ دین اور جلسے وغیرہ۔ اس کے لئے گو بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ مگر جب کام کو چلایا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں بعض ابتدائی دقتوں کے بعد یہ کچھ مشکل نہیں رہ جاتا۔ اگر آج تک مالی حالت کا اس رنگ میں انتظام کیا جاتا کہ مستقل اخراجات مستقل آمدنی سے ہوتے تو ہم ہندوستان میں اس قدر

عظیم الشان تغیر

پیدا کرسکتے تھے۔ کہ جس کا بیسواں بلکہ سینکڑواں حصہ بھی اب تک نہیں کرسکے۔ اور اس کے علاوہ وہ اعتراضات بھی نہ ہوسکتے۔ جو بعض کمزور طبائع اور منافقین کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو یہ خیال تو نہیں آتا۔ کہ

مرکز کے بغیر کام نہیں چل سکتا

وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ اتنے آدمی تنخواہیں لے رہے اور کھا رہے ہیں۔ وہ یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ یہ لوگ وقت خرچ کرتے ہیں۔ دین کی خدمت کرتے ہیں۔ انہیں صرف تنخواہوں پر ایک کثیر رقم کا خرچ ہونا دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اگر شروع سے ایسا انتظام ہوتا۔ کہ

تنخواہوں کا بار چندوں پر

نہ پڑتا۔ تو منافقوں کو کمزور طبائع کے لوگوں میں بے چینی پیدا کرنے کا موقعہ نہ ملتا۔ اگرچہ قرآن کریم نے اس امر کی پوری تصریح کردی ہے۔ کہ جس کام پر جو لوگ مقرر ہوں۔ ان کی تنخواہیں اسی کام کا حصہ ہوتی ہیں۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو شخص اپنا سارا وقت دے گا۔ وہ گزارہ بھی لے گا۔ دیکھنے والی بات تو یہ ہے۔ کہ وہ باہر کی نسبت یہاں

کم گزارہ لیتے ہیں یا زیادہ

یا ان کے کام کی قیمت سے ان کا گزارہ کم ہے یا زیادہ۔ اگر ان کے کام ان کی لیاقت اور منڈی کی قیمت کے لحاظ سے ان کی تنخواہیں کم ہیں۔ تو یہ کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں خواہ ایسے لوگوں کی تعداد ہزار ہو۔ کیونکہ کام چلانے کے لئے جتنے لوگوں کی ضرورت ہوگی اتنے رکھنے ہی پڑیں گے۔ مگر پھر بھی اس سے چونکہ

کمزور طبائع کو دھوکا

لگ سکتا ہے۔ اس لئے پہلے سے ہم کو ایسا انتظام کرنا چاہیئے تھا۔ کہ مستقل اخراجات کا بار عام چندوں پر نہ پڑے۔ تحریکِ جدید کے متعلق میرا یہی خیال ہے۔ کہ اس کے مستقل اخراجات ریزرو فنڈ کی آمد سے ادا کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اور چندوں کا ایک ایک پیسہ ہنگامی کاموں پر خرچ ہو۔ تا ہر ایک شخص کو نظر آسکے۔ کہ تحریک کے کاموں پر کیا خرچ ہو رہا ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ بظاہر یہ بات کمزوروں یا منافقوں کے ڈر کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ مگر وہ بات جو سلسلہ کو مضبوط کرنے والی ہو۔ وہ

ڈر نہیں بلکہ احتیاط ہے

قرآن کریم میں بھی حکم ہے۔ کہ خذوا حذرکم اس سے شیعوں نے تقیہ کا جواز ثابت کیا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ جہاں تک اعتراض سے بچ سکو۔ بچنا چاہیئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ اتقوا مواقع الفتن یعنی

فتنوں کی جگہوں سے بچتے رہو

میں نے چھ سات سال قبل ریزرو فنڈ کی تحریک کی تھی۔ تاہم تبلیغی کام کو اس آثار چڑھاؤ سے جو مالی لحاظ سے دنیا پر آتے رہتے ہیں۔ بچائیں دنیا میں کبھی قحط پڑتا ہے۔ اور زمیندار چندہ نہیں ادا کرسکتے۔ کبھی اشیاء گراں ہو جاتی ہیں۔ اور ملازموں کے چندوں میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور کبھی

تجارتی کساد بازاری

کے باعث تاجر پورے چندے ادا نہیں کرسکتے۔ اس لئے ایسے اتار چڑھاؤ سے تبلیغی کاموں کو محفوظ کرنے کے لئے میں نے ایک ریزرو فنڈ کی تجویز کی تھی۔ اور دوسری تحریک یہ کی تھی۔ کہ جماعت کے دوست آنریری طور پر تبلیغی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور اب یہ

سب تحریکیں میں نے تحریک جدید میں جمع کردی ہیں

84

اول یہ کہ نوجوان قلیل گزارہ پر تبلیغ کے لئے باہر نکل جائیں۔ اس کے ماتحت خدا کے فضل سے سینکڑوں نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ کئی باہر جا چکے ہیں۔ دو ابھی کل گئے ہیں۔ اور پانچ سات تیار بیٹھے ہیں۔ جو ایک دو ماہ میں ہی چلے جائیں گے دوسرے یہ کہ ہر سال ایک رقم بچا کر

صدر انجمن کے نام پر

کوئی جائداد خریدی جائے۔ یا کوئی نفع بخش کام جاری کر دیا جائے۔ اور تیسرے ہنگامی کاموں کے لئے چندہ کی تحریک کی جائے۔ اور باوجود منافقوں کے اس شور کے کہ جماعت میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ یا احراریوں کے اس پروپیگنڈا کے کہ جماعت کے لوگ تنگ آ چکے ہیں۔ میں آج خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعلان کرنے کے قابل ہوں۔ کہ جماعت نے گذشتہ سال کی نسبت اس سال

زیادہ چندہ کا وعدہ

کیا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ اگلے سال اس سے بھی زیادہ دینے کے لئے وہ تیار رہے گی۔ اور تیسرے سال کی تحریک کو ایسے رنگ میں کامیاب کرے گی۔ کہ ہم اس کے اختتام پر

دو لاکھ روپیہ ریزرو فنڈ میں

منتقل کر سکیں۔ میں نے چند سال ہوئے شوریٰ کے موقعہ پر ۲۵ لاکھ روپیہ ریزرو فنڈ کے طور پر جمع کرنے کی تحریک کی تھی۔ مگر افسوس کہ دوستوں نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اب میری یہ کوشش ہو گی۔ کہ گذشتہ سال اور اس سال کی تحریک جدید کی آمد میں سے ایک لاکھ روپیہ بچا کر ریزرو فنڈ میں جمع کر سکیں۔ اور پھر اگلے سال اللہ تعالیٰ دوستوں کو خاص قربانی کی توفیق دے۔ تو ایک لاکھ روپیہ اس سے جمع کر کے دو لاکھ روپیہ کل ریزرو فنڈ میں جمع کر دیں۔ اور اس سے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کچھ تو صدر انجمن کے نام پر جائداد خریدی جائے۔ اور کچھ روپیہ بعض سود مند تجارتوں میں لگا دیا جائے۔ اور اس مستقل آمد سے مستقل اخراجات چلائے جائیں۔ اور اس میں سے جو بچے۔ اس سے ریزرو فنڈ کو بڑھایا جائے۔ اور

آئندہ چندہ کی رقم سے صرف ہنگامی کام چلائے جائیں

میں جہاں تک سمجھتا ہوں۔ ہمیں آج یہ ضرورتیں اس لئے پیش آ رہی ہیں۔ کہ اس زمانہ کا نظام گذشتہ زمانوں سے بالکل مختلف ہے۔ اس زمانہ میں ہمارا ان دشمنوں سے مقابلہ ہے۔ جن کے

حملوں کی بنیاد سرمایہ داری پر ہے

اس لئے ہم محاذ جنگ خواہ کتنا ہی تبدیل کیوں نہ کریں۔ پھر بھی اس کا خیال رکھنا ہی پڑتا ہے۔ آج عیسائی مبلغ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور کروڑوں روپیہ ہر سال ان پر خرچ ہوتا ہے۔ پس اگر اسی رنگ میں ہم بھی ان سے مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوں۔ باوجود اس کے کہ ہمارے پاس سچائی ہے۔ وہ لوگوں کو گمراہ کر سکیں گے۔ اسلامی رنگ میں ہمارا کام اس طرح ہونا چاہیئے۔ کہ روپیہ کے بغیر بھی چل سکے۔ جیسا کہ تحریک جدید میں میں نے سلسلہ کیا ہے لیکن ایک حصہ پھر بھی ایسا رہ جائے گا۔ کہ

دشمن کے حملہ کو مدنظر رکھتے ہوئے روپیہ کی ضرورت

رہے گی۔ ہمیں کچھ نہ کچھ تنخواہوں والے مبلغ بھی رکھنے پڑیں گے۔ جیسا کہ تحریک جدید میں بھی میں نے بعض عالم رکھے ہیں۔ جو ضرورت کے وقت باہر جا کر کام کر سکیں۔ مثلاً تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ کے لئے جانے والوں کے ساتھ بعض اوقات لوگ یہ فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ اچھا ہم بھی اپنے علماء کو بلاتے ہیں۔ تم بھی بلا لو۔ تا مباحثہ ہو جائے۔ اور ایسے مواقع کے لئے

آٹھ دس علماء کا رکھنا

بھی ضروری ہے۔

پس دشمن کی وجہ سے ہم مجبور ہیں۔ کہ ایک حصہ کام کا ایسا بھی رکھیں۔ جو اس کے حملہ کے ہم رنگ ہو۔ فی زمانہ جن دشمنوں سے ہمارا مقابلہ ہے۔ وہ

مالی لحاظ سے

اتنے مضبوط ہیں۔ کہ کئی کئی کروڑ روپیہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت باون ہزار پراٹسٹنٹ مشنری کام کر رہے ہیں۔ اور پونے تین لاکھ رومن کیتھولک۔ گویا

کل مشنری سوا تین لاکھ ہیں

جو عیسائیت پھیلانے کے لئے دنیا میں مقرر ہیں۔ اگر ان میں سے ہر ایک دس دس آدمیوں کو بھی عیسائی بنائے۔ تو سال بھر میں

۳۵ لاکھ عیسائی

بنا سکتے ہیں۔ پھر ان کی جائدادوں کو اگر لیا جائے۔ تو وہ بھی بہت ہیں۔ ہماری جماعت تو چونکہ غرباء کی جماعت ہے۔ اس لئے وہ لاکھوں کا نام سننے کے عادی نہیں۔ اس وجہ سے بعض دوست شائد یہ بھی خیال کریں۔ کہ

۲۵ لاکھ روپیہ

کس طرح جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ میری سنیں۔ اور سب ایک معیار پر آ جائیں۔ تو چھ ماہ کے عرصہ میں ۲۵ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ میرا اصول تو یہ ہے۔ کہ جماعت کو ایک رنگ میں آہستہ آہستہ آگے بڑھانا چاہیئے۔ ورنہ ۲۵ لاکھ روپیہ تو چھ ماہ کے عرصہ میں جمع ہو سکتا ہے۔ ہاں تو دشمنوں کی مالی حالت کا میں ذکر کر رہا تھا۔ ساری دنیا کی طاقت تو الگ رہی۔ صرف

لاہور کے عیسائی مشن کی جائداد

کی میرا خیال ہے۔ ۸۰-۹۰ لاکھ روپیہ کی ہو گی۔ اس سے زیادہ ہو تو ہو کم تو کسی صورت میں نہیں۔ اور اس کے ساتھ اگر ہندوؤں سکھوں وغیرہ کی جائدادیں ملائی جائیں۔ تو صرف لاہور میں دو تین کروڑ سے کم قیمت کی نہ ہوں گی۔ پس یہ خیال مت کرو۔ کہ یہ رقم زیادہ ہے۔ دشمن کے حملہ کے مقابلہ میں تو یہ کوئی چیز ہی نہیں۔

ہمارا سالانہ بجٹ

کئی لاکھ کا ہوتا ہے۔ مگر کام وسعت کے لحاظ سے کچھ نظر نہیں آتا۔ یعنی دشمن کے حملے پھیلاؤ کے مقابلہ میں اس کی کوئی ہستی نہیں۔ دشمن کے سوا تین لاکھ مبلغین جو سب دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں

ہمارے صرف چالیس مبلغ ہیں

اب غور کرو۔ دونوں کا آپس میں کوئی جوڑ بھی ہے۔ ہمارے سپرد کسر صلیب کا کام کیا گیا ہے۔ لیکن ہم ان کے مقابل پر صرف چالیس مبلغ رکھ سکے ہیں۔ اور اس پر بھی بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اتنے مبلغین کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ

سوا تین لاکھ کے مجمع میں

اگر چالیس کو تلاش کرنا شروع کرو۔ تو شائد دو ہفتہ کے بعد ایک مبلغ کہیں گرتا پڑتا نظر آ سکے۔

پس ہماری جماعت کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم کس کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہیں۔

میری سکیم

یہ ہے۔ کہ ہم قلیل زمانہ میں دشمن کے مقابلہ میں ایسی طاقت پیش کر سکیں۔ کہ یہ اس کے مقابل میں کھڑی ہونے کی اہل سمجھی جا سکے۔ ورنہ لاکھوں آدمیوں کے مقابلہ میں چالیس مبلغ چیز ہی کیا ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ موجودہ حالات کے لحاظ سے بھی ہمارے

دو تین ہزار مبلغ ہونے چاہئیں

ہندوستان میں اس وقت کم وبیش تین سو اضلاع ہیں اور بارہ سو تحصیلیں ہیں۔ اگر ریاستوں کو بھی ساتھ شامل کر لیا جائے تو دو ہزار کے قریب تحصیلیں بن جاتی ہیں۔ ہر تحصیل میں کم وبیش پانچ سو گاؤں ہوتے ہیں۔ پس

ہندوستان میں اندازاً دس بارہ لاکھ گاؤں یا قصبے ہیں

اب سال کے دن تین سو ساٹھ ہوتے ہیں پس اگر ہمارے دو ہزار مبلغ ہوں۔ تو ڈیڑھ سال میں صرف چند گھنٹوں کے لئے ہر گاؤں میں جا سکتے ہیں۔ اور اگر ساری دنیا کو ہندوستان سے پانچ گنا ہی سمجھ لیا جائے۔ گو علاقہ کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اگر دو ہزار مبلغ ہوں۔ تو دس سال میں ایک گاؤں میں ایک مبلغ ایک دن کے لئے جا سکے گا۔ لیکن چونکہ سفر کا وقت بھی اس میں شامل ہے۔ اس لئے حقیقتاً ہر گاؤں میں ایک مبلغ صرف ایک دو گھنٹہ ہی ٹھہر سکے گا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے سپرد یہ کام کیا ہے۔ کہ ہم ساری دنیا کو احمدی بنائیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ

ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ ایک گاؤں میں

ٹھہرنے سے گاؤں کے لوگوں کا مذہب تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اس عرصہ میں تو ہر شخص کے حصہ میں ایک سیکنڈ بھی نہیں آتا۔ دو ہزار مبلغ گویا دس سال میں ساری دنیا کے آدمیوں کو سلام بھی نہیں کر سکتے۔ پس ہمارے سامنے جو کام ہے۔ اس کے لحاظ سے ہمیں

عظیم الشان جد وجہد کی ضرورت

ہے۔ شاید کوئی کہے۔ کہ ۲۵- لاکھ کے ریزرو فنڈ سے اگر دو ہزار مبلغ بھی ساری دنیا کو پیغام حق نہیں پہونچا سکتے۔ تو اس کا فائدہ کیا۔ تو ایسے دوستوں کے وہم کو دور کرنے کے لئے میں یہ کہتا ہوں۔ کہ مومن کا کام صرف جد وجہد کرنا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ

غیب سے نصرت وتائید کے سامان

مہیا کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے موقعہ پر ایک ہزار صحابہ کو لیکر دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ تو منافق کہتے تھے۔ کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا۔ کہ یہ لڑائی ہے۔ تو ہم بھی ضرور چلتے لیکن یہ تو خودکشی ہے۔ کیونکہ وہ لوگ سمجھتے تھے۔ کہ ایک ہزار آدمی سارے عرب سے کسی طرح نہیں لڑ سکتا۔ لیکن ان کو کیا معلوم تھا۔ کہ یہ ایک ہزار کچھ اور کو زیر کریں گے۔ وہ آگے کچھ اور لوگوں کو زیر کریں گے۔ اور اس طرح یہی ایک ہزار ساری دنیا کو زیر کر لیں گے چنانچہ یہی ایک ہزار تھے۔ جنہوں نے

چین سے لے کر یورپ تک ساری دنیا کو فتح کر لیا

پس مومن کا کام ابتدا کرنا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسی ترقی ہوتی ہے۔ کہ دس۔ چالیس پچاس ہو جاتے ہیں۔ پچاس سو اور سو دو سو بن جاتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس ہمارا کام صرف یہ ہے کہ صحیح اصول پر جن کو اسلام تسلیم کرتا ہے۔ سلسلہ کے کام کی بنیاد رکھدیں۔ اور پھر امید رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ خود برکت دے کر ہمارے آدمیوں کو بڑھائے گا۔ اور

دشمنوں کے دلوں میں ہمارا رعب

پیدا کر دے گا۔ ہمارا کام یہ ہے۔ کہ سلسلہ کے لئے جو قربانی بھی ہم سے ہو سکتی ہے کریں۔ خواہ وہ بظاہر کتنی مسخر والی نظر آئے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ چندہ کی تحریک کی۔ تو ایک صحابی نے جا کر کچھ مزدوری کی۔ شائد کسی کے کنوئیں پر جا کر پانی نکالا۔ اور اس کے عوض اسے

آدھ سیر یا تین پاؤ غلہ

ملا۔ جو اس نے لا کر چندہ میں ڈال دیا۔ اُس وقت ہزاروں روپیہ کی ضرورت تھی۔ منافق ہنستے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہ لڑائی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یہ جنگِ تبوک کا واقعہ ہے۔ جو رومیوں سے درپیش تھی۔ اور رومن حکومت اس وقت ایسی ہی تھی جیسی آج انگریزی حکومت ہے۔ اور اتنی بڑی حکومت سے لڑائی کے لئے اس صحابی نے

چند مٹھی جو

لا کر دیئے۔ منافق اس پر ہنستے تھے لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ان کو کیا علم ہے۔ کہ خدا کی نظر میں اس جو کی کیا قیمت ہے۔ یہی جو تھے۔ جن سے مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ اور رومیوں کو شکست ہو گئی۔ اور نہ صرف رومیوں کو بلکہ ایرانیوں کو بھی جن کی حکومت بھی رومی حکومت کے مقابل کی تھی۔ مسلمانوں نے شکست دی۔

ایک عیسائی مورخ

مسلمانوں کے اس ایمان کو دیکھ کر لکھتا ہے۔ کہ رسول کریم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق خواہ کوئی کچھ کہے۔ مگر ایک بات سے متاثر ہوئے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ اور وہ یہ کہ میں اپنے خیال کی آنکھوں سے ایک مسجد دیکھتا ہوں۔ جس کی

چھت پر کھجور کی ٹہنیاں

پڑی ہیں۔ بارش ہوتی ہے۔ تو وہ چھت ٹپکتی ہے۔ اور اسی میں وہ لوگ نماز پڑھتے اور سجدے کرتے ہیں۔ انہی کیچڑ سے لتھڑے ہوئے آدمیوں کو جن کے بدن پر پورے کپڑے بھی نہیں۔ میں مسجد کے گوشہ میں بیٹھے ہوئے باتیں کرتا دیکھتا ہوں۔ یہ بے سامان اور

ظاہری علوم سے بے بہرہ لوگ

اس امر پر باتیں کرتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ دنیا کو کس طرح فتح کر کے اپنے

مزعومہ معیارِ تہذیب

پر اسے لاتا ہے۔ وہ نہایت سنجیدگی سے یہ مشورے کرتے ہیں۔ اور پھر ایک دن وہی ہو جاتا ہے۔ جو وہ چاہتے تھے۔ وہ دنیا کو فتح کر کے دکھا دیتے ہیں۔ اور اس کا نقشہ ہی بدل ڈالتے ہیں۔ پس یہ امر جب میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ تو میں اس بات کے مانے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے ضرور کوئی بڑی طاقت تھی۔ اور آپ مسیحی مشنریوں کے قول کے مطابق دھوکا باز انسان ہرگز نہ تھے۔

پس جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ۲۵- لاکھ کی رقم جماعت کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ انہوں نے

احمدیوں کے ایمان کا اندازہ

نہیں کیا۔ اور جو ہندوؤں اور عیسائیوں کی طاقت سے واقف ہونے کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس قلیل رقم سے کیا بنے گا۔ وہ خدا تعالےٰ کی طاقت سے ناواقف ہیں۔ اور ان سے میں کہتا ہوں۔ کہ

ہماری فتح

اس روپیہ سے نہیں۔ بلکہ اس ایمان۔ اور اخلاص سے ہوگی۔ جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمارے دلوں میں پیدا کیا ہے۔ منافق اپنے دل کو دیکھتا ہے۔ اور اپنے ایمان کو دیکھ کر محسوس کرتا ہے۔ کہ اس میں تو اتنی طاقت نہیں۔ کہ پہاڑوں کو گرا سکے۔ اور سمندروں کو خشک کر سکے۔ یہی نوجوان جو باہر گئے ہیں۔ ان میں سے ایک کی بات سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اس نے کہا۔ کہ ہم سے

تین سال کا معاہدہ

لیا گیا ہے۔ اس میں بھی کوئی مصلحت ہوگی۔ مگر میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ تین سال تک خدا کا سپاہی رہنے کے بعد کوئی یہ خیال بھی کس طرح کر سکتا ہے۔ کہ وہ پھر آ کر بندوں کی نوکری کرے۔ پس یہ تین سال کا معاہدہ نہیں بلکہ ساری عمر کا ہے۔ ہم اس لئے باہر نہیں جاتے کہ واپس آئیں بلکہ اس لئے جاتے ہیں۔ کہ خدا کی راہ میں مارے جائیں۔

85

یہ ابھی منہ سے کے الفاظ ہیں جب اللہ تعالےٰ ان الفاظ کے مطابق ہمارے نوجوانوں کو کام کرنے کی توفیق دے گا۔ تو وہ

ایک شاندار نظارہ

ہو گا۔ مگر جب تک وہ وقت آئے یہ الفاظ بھی ہمارے لئے خوشی کا موجب ہیں۔ کیونکہ زبان کے الفاظ بھی جب تک عمل ان کے خلاف نہ ہو ایک قیمت رکھتے ہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی جماعت تو زبانی بھی اس ایمان کا اظہار نہ کرسکی تھی۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ جب ان کو معلوم ہوا۔ کہ دشمن کا لشکر آن پہنچا ہے تو انہوں نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کہا۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون کہ آپ اور آپ کا خدا جائیں۔ اور لڑائی کریں۔ جب فتح ہو جائے گی۔ تو ہم بھی آجائیں گے۔ پس

ایمان کی پہلی علامت

تو یہی ہوتی ہے۔ کہ مونہہ سے اظہار کیا جائے اگر وہ سچے دل سے ہو گا۔ تو اللہ تعالےٰ اسے پورا بھی کردے گا۔ غرض منافق اپنے ایمان پر اندازہ کرتا ہے۔ اس لئے جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جماعت غریب ہے۔ اتنا روپیہ کہاں سے آئے گا۔ وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو

دشمن کی طاقت سے مرعوب

ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس قلیل رقم سے ہم کیا کریں گے۔ وہ بھی غلطی پر ہیں۔ جو کہتا ہے کہ اتنا روپیہ کہاں سے آئے گا۔ اس نے مومنوں کے ایمانوں کا اندازہ نہیں کیا۔ اور ان کے ایمان کے مطابق ان کی قربانیوں کا اندازہ نہیں لگایا۔ اور جو کہتا ہے کہ اس سے کیا ہو گا۔ اس نے خدا کی نصرت اور تائید کا اندازہ نہیں کیا۔

یہ ایک کام ہے جس کا خدا نے فیصلہ کیا ہوا ہے

ہمیں اپنی زندگیوں پر شبہ ہوسکتا ہے اپنی اولادوں پر شبہ ہوسکتا ہے۔ اپنی بیویوں کے وجود پر شبہ ہوسکتا ہے۔ اپنے دوستوں پر شبہ ہوسکتا ہے۔ زمین و آسمان کے وجود پر شبہ ہوسکتا ہے۔ مگر اس پر کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کے تمام ادیان کو شکست ہوگی

اور اسلام کی فتح ہوگی۔ اس وقت یہاں اتنے لوگ بیٹھے ہیں۔ ان میں سے مومن اور منافق کی پہچان آسان نہیں۔ منافق بھی ہماری نمازوں میں شامل ہوتے ہیں۔ روزوں میں شامل ہوتے ہیں۔ درسوں میں آتے ہیں۔ ان کی آنکھ، ناک اور چہروں سے کوئی یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ یہ منافق ہیں۔ مگر انہی لوگوں میں وہ لوگ بھی ہیں۔ جن کے اندر اللہ تعالےٰ نے ایسا ڈائنا میٹ بھر ہوا ہے، اور وہ ایسی قربانیاں کرسکتے ہیں۔ کہ

وقت آنے پر دنیا حیران ہو جائیگی

کہ ان گدڑیوں میں کیسے یہ سالار تھے۔ جنہیں کوئی نہ دیکھ سکا، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا ذکر میں نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ کہ جنگ بدر میں ان کے دائیں بھی اور بائیں بھی

دو انصاری لڑکے

کھڑے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ جب میں نے ان کو دیکھا۔ تو مجھے حسرت ہوئی۔ کہ آج موقع تھا۔ کہ کفار سے اس بے حرمتی کا کچھ بدلہ لیتا۔ جو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کرتے رہے ہیں۔ مگر آج میرے دونوں طرف دو نو عمر اور کمزور لڑکے ہیں۔ اور وہ بھی انصاری۔ انصار لڑائی کے لئے اچھے نہیں سمجھے جاتے تھے۔ وہ زراعت میں ماہر سمجھے جاتے تھے۔ مگر لڑائی میں نہیں۔ پس ان کو دیکھ کر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں۔ کہ میں نے خیال کیا۔ کہ میں آج کیا لڑوں گا۔ لیکن میں ابھی یہ خیال ہی کر رہا تھا۔ کہ مجھے ایک طرف سے کہنی لگی۔ میں اس طرف متوجہ ہوا۔ تو اس طرف کھڑے ہوئے لڑکے نے میرے کان کے پاس مونہہ کرکے دریافت کیا۔ کہ چچا لشکر کفار میں سے

ابوجہل کون ہے

سنا ہے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت دکھ دیتا رہا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ آج اسے قتل کردوں۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں تجربہ کار فوجی تھا۔ مگر یہ خیال میرے دل میں بھی نہیں آیا تھا۔ کہ میں ابوجہل کو قتل کرسکتا ہوں۔ کیونکہ وہ

بہادروں کے دائرہ کے اندر

تھا۔ اور اس تک پہونچنا دشوار تھا۔ لیکن میں نے ابھی اس لڑکے کے سوال کا جواب بھی نہیں دیا تھا۔ کہ دوسری طرف سے مجھے کہنی لگی۔ اور دوسری طرف کے لڑکے نے بھی میرے کان کے ساتھ مونہہ لگا کر دریافت کیا۔ کہ ابوجہل کون ہے۔ میرا دل چاہتا ہے اسے قتل کروں۔ دونوں نے اس طرح آہستگی سے اس لئے دریافت کیا تھا۔ کہ دوسرا نہ سن سکے۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ کہ مجھے ان کی جرأت پر حیرت ہوئی۔ اور میں نے

انگلی سے اشارہ

کرکے بتایا کہ ابوجہل وہ ہے جو سپاہیوں کے حلقہ میں کھڑا ہے۔ وہ خود اور زرہ بکتر پہنے ہوئے تھا۔ اور دو طاقتور فوجی افسر اس کے آگے ننگی تلواریں لئے ہوئے پہرہ کے لئے کھڑے تھے۔ لیکن جونہی میں نے انگلی سے اشارہ کیا وہ لڑکے بعینہٖ اسی طرح جس طرح

ایک عقاب چڑیا پر حملہ کرنے کے لئے

لپکتا ہے آگے بڑھے اور دشمنوں کو چیرتے ہوئے اس پر حملہ آور ہوئے اور قبل اس کے کہ اس کے پہریدار سنبھلنے پاتے۔ انہوں نے ابوجہل کو زخمی کرکے گرا دیا۔ تو وہ لڑکے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس کھڑے تھے۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے۔ کہ ان کے اندر ایسی

زبردست ایمانی طاقت

ہے۔ اسی طرح اس مجلس میں ایسے لوگ ہیں جن کی ایمانی طاقت کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا لیکن جوں جوں قربانیوں کا وقت آئے گا۔ وہ ظاہر ہوتے جائیں گے۔ اور قربانیوں کے وقت ہی منافق بھی ظاہر ہوں گے۔ جب قربانی کا وقت آتا ہے تو منافق کہتا ہے۔ کہ ہم کہاں تک بوجھ اٹھائیں۔ لیکن مومن خوش ہوتا ہے کر کیا اچھا موقعہ اللہ تعالےٰ نے دیا ہے۔ پس اس بات سے مت گھبراؤ۔ کہ یہ کام کیونکر ہو گا وہ زمانہ بالکل قریب ہے۔ جب خدا دشمن کو ایسی شکست دے گا۔ کہ وہ سر نہیں اٹھا سکیگا۔ مگر اس کے لئے تمہیں انہی رستوں سے گزرنا ہوگا۔ جن سے انبیاء کی جماعتیں گزری ہیں

مومن اپنے اور اپنے عزیزوں کے خون

سے گذر کر ہی خدا کے عرش پر پہونچتا ہے۔ پس یہ یقین رکھو کہ یہ کام ہوسکتا ہے۔ اور اس میں کوئی غیر معمولی توقف بھی نہیں۔ صرف اس وقت کا انتظار ہے۔ کہ ہماری قربانیاں اس حد تک پہونچ جائیں۔ جس تک پہونچنے کے بعد اللہ تعالےٰ کی نصرت آتی ہے۔ جب وہ وقت آئے گا۔

تمہارے جاہل کہلانے والے نوجوان

دُنیا کے علماء کے دلوں کو فتح کر کے انہیں اسلام کی غلامی میں داخل کر دیں گے۔ اور دُنیا میں اسلام ہی اسلام پھیل جائے گا۔

اس موقعہ پر میں یہ بھی کہدینا چاہتا ہُوں۔ کہ "الفضل" میں کچھ اشعار چھپتے رہے ہیں جن کی ردیف درد ہے۔ ایک رات میں سویا ہُوا تھا۔ کہ اسی وزن میں میری زبان پر ایک مصرع جاری ہُوا۔ جو یہ ہے۔ کہ ع

"درد ہی اس نے بنایا ہے نشان اہل درد"

اور اس کا مطلب مجھے یہ بتایا گیا۔ کہ ہر چیز کی کوئی علامت ہوتی ہے۔ آگ کی علامت دھوآں ہے۔ سورج کی علامت روشنی ہے جسم میں ورم ہو۔ تو بخار ہو جاتا ہے اور طبیب سمجھ لیتا ہے۔ لیکن درد کی علامت کوئی غیر شے نہیں۔ بلکہ

درد ہی درد کی علامت ہے

اگر کوئی شخص یونہی شکایت کرنے لگے۔ کہ مجھے درد ہے۔ تو بظاہر ایسی کوئی علامت نہیں جس سے ہم پتہ لگا سکیں۔ کہ اسے درد ہے یا نہیں۔ سوائے اس کے کہ اس کی درد والی حالت سے اندازہ لگائیں۔

پس اس مصرع کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تم کسی کے اندر درد کی حقیقت پاؤ۔ تو سمجھ لو۔ کہ اس کے اندر درد ہے۔ ورنہ زبانی کہنے سے کچھ نہیں بنتا۔ کسی کے اگر سر درد ہو۔ تو وُہ گو چھپائے بھی۔ مگر پتہ لگ جاتا ہے کہ اسے درد ہے۔ تو اس مصرعہ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ

جس کے دل میں عشق ہو۔ وُہ چھپ نہیں سکتا

اور اس کے رگ و ریشہ سے اس کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن بھی ظاہری شکلوں سے نہیں۔ بلکہ اپنی حالت سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کے اعمال خود بتا دیتے ہیں۔ کہ ان کے دل میں درد ہے۔ ورنہ مونہہ سے تو ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ لیکن جب درد پیدا ہو جائے تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ خود ہی چہرے پر اس کے آثار چہرے پر نظر آنے لگتے ہیں پس

مومن کی پہچان کے لئے زبانی دعووں کی ضرورت نہیں ہوتی

زبانی دعوے تو منافق بھی کر سکتا ہے۔ لیکن مومن کو حقیقت خود مشخص کر کے دکھا دیتی ہے۔

دوسری بات میں آج یہ کہنی چاہتا ہوں کہ ہمارے مخالفوں نے اب ایک

فتنہ کا نیا طریقہ

ایجاد کیا ہے۔ کہ وُہ اخبار میں جھوٹی رپورٹیں شائع کرتے ہیں۔ جو سرتا پا جھوٹی ہوتی ہیں اور جن میں سے ہزارواں حصہ بھی صحیح نہیں ہوتا اس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ جس شخص کے متعلق وُہ خبر ہوگی۔ اس کے متعلق خیال کر لیا جائے گا۔ کہ اس میں کچھ نہ کچھ نقص تو ضرور ہوگا۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ چونکہ ہمارے دوست عام طور پر اس چال سے واقف نہیں ہیں وُہ دھوکے میں آ کر خیال کر لیتے ہیں۔ کہ جس کے متعلق یہ بات کہی گئی ہے۔ ضرور ہے۔ کہ اس میں کچھ نہ کچھ نفاق ہوگا۔ حالانکہ

یہ رپورٹیں سرتا پا غلط ہوتی ہیں

اوروں کا تو کیا کہنا ہے۔ چند دن ہُوئے۔ خود میرے متعلق احرار کے ایک اخبار میں لکھا ہُوا تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں ایک میٹنگ ہُوئی اور پھر میاں بشیر احمد صاحب اس کی کارروائی لے کر میرے پاس آئے۔ حالانکہ یہ واقعہ سرتا پا غلط تھا۔ نہ کوئی ایسی میٹنگ ہوئی۔ اور نہ میاں بشیر احمد صاحب اس کی کارروائی لے کر میرے پاس آئے۔ تو یہ لوگ اس طرح کی بے سر و پا باتیں لکھتے رہتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے جماعت میں بے چینی پھیلانا چاہتے ہیں اور

بھائی کو بھائی سے بدظن کرنا

چاہتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو سرتا پا غلط ہوتی ہیں۔ اور بعض میں ایک معمولی سی بات صحیح ہوتی ہے۔ اور باقی جھوٹ ملا لیا جاتا ہے مثلاً یہ صحیح ہُوا۔ کہ زید اور بکر ایک جگہ ملے اور آگے یہ جھوٹ ملا دیا۔ کہ انہوں نے فلاں کو گالیاں دیں۔ ہمارے بعض دوستوں کا یہ مرض ہے۔ کہ وُہ سمجھتے ہیں۔ غیر کا اخبار پڑھنا ضروری ہے۔ حالانکہ جنہوں نے نگرانی کرنی ہے۔ یا جواب دینا ہے انہوں نے تو پڑھنا ہی ہے۔ باقیوں کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وُہ گالیوں کو پڑھیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ کہ ایک دفعہ لاہور میں

آریوں کا ایک جلسہ

تھا۔ جس میں جماعت احمدیہ کا بھی ایک وفد شامل ہُوا۔ جس کے امیر حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ تھے۔ اس جلسہ میں آریوں نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو بہت گالیاں دیں۔ اور ہمارے دوست وہاں بیٹھے رہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سخت ناراض ہوئے۔ کہ آپ لوگ وہاں کیوں بیٹھے رہے۔

پس جن کے لئے مجبوری ہے۔ مثلاً ایڈیٹر ہُوئے۔ یا نیشنل لیگ کے افسر یا دعوت و تبلیغ والے۔ ان کا تو کام ہے۔ دُوسرا اگر پڑھتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کے دل میں

گالیوں کو پڑھکر درد

نہیں ہوتا۔ ورنہ کون ہے۔ جو خود اپنے آپ کو خنجر مارے۔ ان باتوں کے پڑھنے سے بعض دفعہ آپس میں بدظنیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

کچھ عرصہ ہُوا۔ بعض منافقوں نے یہ کام شروع کیا تھا۔ کہ بعض لوگ لگا دیئے۔ جو روزانہ مجھے رپورٹیں بھیجتے تھے۔ کہ میاں بشیر احمد صاحب فلاں جگہ یہ کہہ رہے تھے۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب یہ شکوہ کرتے تھے۔ چودھری فتح محمد صاحب یہ شکایت بیان کرتے تھے۔ اور اس سے ان کا مطلب یہ تھا۔ کہ میں ان سب سے بدگمان ہو جاؤں۔ مگر جب یہ کرتے کرتے تھک گئے۔ اور دیکھ لیا۔ کہ میں ان رپورٹوں پر کسی کو بھی منافق نہیں سمجھتا۔ تو اب یہ طریق اختیار کیا ہے۔ کہ

جماعت کے لوگوں کو آپس میں لڑائیں

اور مخلصین کے دلوں میں شک پیدا ہو۔ کہ فلاں آدمی ایسا ہے۔ اور فلاں ایسا ہے۔ اور خیال کر لیں۔ کہ اس میں سے کچھ تو ضرور سچ ہوگا۔ حالانکہ یہ سب باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔ پس اول تو مجھے سمجھ ہی نہیں آتی۔ کہ دوستوں کو گالیاں پڑھنے کا کیا شوق ہے۔ اور پھر جو پڑھیں۔ ان کو بدظنی کی ضرورت نہیں۔

تیسری بات

میں یہ کہنی چاہتا ہوں۔ کہ میں نے جو ایک گزشتہ خطبہ میں کہا تھا۔ کہ بعض حکام کا رویہ ہمارے متعلق اچھا نہیں۔ اور اطمینان بخش نہیں۔ اس سے ہرگز دفعہ ۱۴۴ کا منسوخ ہونا مراد نہ تھا بعض دوست جب ایک طرف یہ سنتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ کہ حکومت نے دفعہ ۱۴۴ واپس لے لی۔ تو وُہ دونوں باتوں کو ملا کر سمجھ لیتے ہیں۔ کہ میں نے جو کہا تھا۔ وُہ بھی شائد اسی کے متعلق ہے۔ حالانکہ میں نے جو کچھ کہا تھا۔ وُہ اور بنا پر کہا تھا۔ احرار کا یہ پروپیگنڈا بالکل غلط ہے۔

دفعہ ۱۴۴

کہیں بھی ساری عمر کے لئے نہیں لگائی جاتی۔ یہ تو ہوتی ہی دو ماہ کے لئے ہے۔ اور اس کے اختتام پر یہ شور مچانا کہ حکومت کو شکست ہو گئی ہے۔ اور ہماری فتح۔ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی ڈاکٹر کسی شخص سے کہے۔ کہ تم مریض ہو۔ ہسپتال میں داخل ہو جاؤ۔ اور پھر اس کے صحتیاب ہونے پر اسے ڈسچارج کر دے۔ تو لوگ شور مچانے لگیں۔ کہ ڈاکٹر جھوٹ بولتا تھا۔ کہ یہ بیمار ہے۔ یہ شخص تو ہسپتال سے اچھا بھلا باہر نکلا ہے۔ کوئی ظالم سے ظالم گورنمنٹ بھی دفعہ ۱۴۴ کبھی عمر بھر کے لئے نہیں لگایا کرتی۔ یہ لوگ ایسی باتیں کر کے دراصل

لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں

ان کا طریق ہی یہ ہے۔ کہ اپنے ساتھیوں کو احمق بنائیں۔ ورنہ دفعہ ۱۴۴ کبھی ہمیشہ کے لئے نہیں لگا کرتی۔ کانگرس پر یہ دفعہ سینکڑوں مرتبہ لگائی گئی۔ اور پھر ضرورت یا میعاد ختم ہو جانے پر منسوخ کر دی گئی۔ حکومت کو جہاں کوئی خطرہ ہوتا ہے وہاں یہ دفعہ لگا دیتی ہے۔ اور جب خطرہ کم ہو جائے۔ تو واپس لے لیتی ہے۔

شہید گنج کا واقعہ

جب لاہور میں ہوا۔ تو حکومت نے یہ دفعہ لگا دی۔ اور جب جوش ٹھنڈا ہوگیا۔ تو واپس لے لی۔ اب پھر جو فساد ہوا۔ تو پھر لگا دی۔ پس قادیان میں اس کی منسوخی سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حکومت کو شکست ہوگئی یا یہ کہ اب وہ احمدیوں کی دشمن ہوگئی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ اس طرح تو مولوی عطاء اللہ صاحب جب چار ماہ کی قید کاٹ کر آئیں گے۔ تو وہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ حکومت نے شکست مان لی اور ہتھیار ڈال دیئے۔ حالانکہ سزا ہی چار ماہ کی ہے اس کے بعد ایک دن بھی حکومت انہیں قید نہیں رکھ سکتی۔ اسی طرح دفعہ ۱۴۴ اور ۳۳۔ امینڈمنٹ ایکٹ بھی ضرورت کے ماتحت ہوتا ہے۔ جب اس کی ضرورت نہ رہے۔ تو اسے واپس لے لیا جاتا ہے۔ یہ لوگ اس قسم کے پروپیگنڈے سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ احرار جیت گئے۔ حالانکہ اس دفعہ نے تو بہرحال منسوخ ہو جانا تھا۔ جس طرح کہ چار ماہ پورے ہونے کے بعد حکومت مجبور ہے کہ مولوی عطاء اللہ صاحب کو چھوڑ دے۔ اسی طرح اس دفعہ کی واپسی کا یہ مطلب ہے کہ اب حکومت کو ایسا اندیشہ نہیں رہا۔ ایک وقت

لوگوں میں جوش

ہوتا ہے۔ اس وقت حکومت بھی ضروری تدابیر اختیار کرتی ہے۔ پھر وہ جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ تو ان کی ضرورت نہیں رہتی اسی سلسلہ میں یہ لوگ مشہور کر رہے ہیں کہ احمدیوں نے تو بہت ناک رگڑی کہ حکومت اسے جاری رکھے۔ مگر حکومت نے نہ مانا۔ حالانکہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ میں تو حیران ہوتا ہوں۔ کہ جو افسر حالات سے واقف ہیں۔ وہ ان کے جھوٹ پر اپنے دلوں میں کیا کہتے ہوں گے۔ وہ ضرور ہنستے ہونگے۔ اب میں بتاتا ہوں۔ کہ یہ الزام کس قدر غلط ہے اور اب اس کے چھپانے کی بھی ضرورت نہیں۔ جن دنوں یہ گرفتاریاں ہو رہی تھیں۔ میں نے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کو

مسٹر پکل چیف سکرٹری

کے پاس بھیجا۔ کہ ہماری یہ خواہش نہیں۔ کہ ہر احراری کو اس پروپیگنڈا کے ماتحت گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ لوگ ہمارا قانون توڑتے ہیں اس لئے ہم انہیں گرفتار کرتے ہیں۔ آپ کا اس سے تعلق نہیں۔ اب وہ افسر جن کو میرا یہ پیغام پہنچا ہے۔ وہ ان لوگوں کے پروپیگنڈا کو دیکھ کر اپنے دل میں ضرور ہنستے ہونگے۔ اور حیران ہوتے ہونگے۔ کہ یہ لوگ کس قدر جھوٹے ہیں۔ بہرحال ان کے اس پروپیگنڈا سے ہمارا تو فائدہ ہی ہے افسر سمجھتے ہونگے۔ کہ یہ لوگ کس قدر جھوٹے ہیں۔ ہمارا مطلب تو صرف یہ تھا۔ کہ یہاں آکر یہ لوگ فساد نہ کریں اور

فساد کو روکنا ہر حکومت کا فرض ہے

اور بعض ٹٹ پونجئے اگر قادیان میں آ بھی جائیں یا کسی لیڈر کے آنے پر سو پچاس آدمی جو قادیان کے ہیں ان کے گرد جمع ہو جائیں تو اس سے شورش کا کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ پس یہ امر واقعہ ہے کہ میں نے خود شیخ صاحب کو بھیجا۔ کہ ہماری طرف سے ہرگز یہ مطالبہ نہیں کہ کوئی غیر احمدی قادیان نہ آسکے ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ قادیان کو فساد کا مقام نہ بننے دیا جائے یا اس جگہ

شرارت آمیز مظاہرے

نہ ہوں۔ اس پر چیف سکرٹری نے جواب دیا۔ کہ ہمارے ڈپٹی کمشنر نے ایک قانون نافذ کیا ہے جب تک وہ قانون نافذ ہے اس کے توڑنے والے سزا کے مستحق ہیں جب وہ قانون واپس لے لیا جائے گا وہ نہ پکڑے جائیں گے۔ لیکن یہ لوگ مشہور کر رہے ہیں۔ کہ ہم نے ناک رگڑی۔ کہ یہ دفعہ واپس نہ لی جائے۔ پس دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس دفعہ کے منسوخ کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ حکومت نے ہم سے دشمنی کی ہے۔ جب حکام ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ میں صاف کہہ دیتا ہوں۔ اور جو مخالفت ہوتی ہے اسے میں خوب جانتا ہوں۔ اور جب ضرورت ہوتی ہے اسے ظاہر کر دیتا ہوں۔ اور دنیا جانتی ہے کہ میں اس کے اظہار میں کسی سے دبنے والا نہیں ہوں۔ لیکن یہ کارروائی نہ ہماری مخالفت کی وجہ سے ہے اور نہ ہی یہ حکومت کی شکست ہے قانون کے مطابق حکومت کو یہی کرنا چاہیئے تھا۔ جو اس نے کیا پس دوست ہرگز یہ خیال نہ کریں۔ کہ یہ دفعہ واپس لے کر حکومت نے ہمارے ساتھ دشمنی کی ہے۔ اس نے قانون کے عین مطابق کیا ہے۔ ہاں جن باتوں میں ہمیں

حکومت سے شکایت

ہے۔ وہ اب بھی موجود ہیں۔ مگر وہ علیحدہ ہیں اس لئے دوستوں کو ایسے پروپیگنڈا سے ہرگز متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ مومن بلاوجہ کبھی کسی پر الزام نہیں لگاتا۔ ہم نہ حکومت پر الزام لگاتے ہیں۔ نہ احرار پر۔ ہاں جو بھی غلطی کرے گا۔ اس کا اظہار ضرور کر دیں گے اور اس معاملہ میں ہم کسی فوج یا حکومت سے نہیں ڈریں گے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اچھی بات کو بھی ضرور ظاہر کر دیں گے۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ بری بات کو چھپا لیں۔ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو دیکھیں گے۔ کہ اس کا چھپانا بہتر ہے یا ظاہر کرنا۔ اور پھر جو قیام امن کے مناسب ہوگا وہ کریں گے۔ لیکن

اچھی بات کو ظاہر کرنے سے ہم نہیں رہ سکتے

پس اس پروپیگنڈا سے بھی میں جماعت کو خبردار کرتا ہوں۔ اور اس سے بھی جو مجالس میں جماعت کے بعض دوستوں کے متعلق کیا جا رہا ہے۔ اس سے بھی ہرگز متاثر نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ بھی بالکل جھوٹ ہے یہ صحیح ہے کہ

جماعت میں بعض منافق ہیں

مگر میں ان کو خوب جانتا ہوں۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو ظاہر بھی کر دوں گا۔ مگر وہ لوگ مخلصین کو منافق ظاہر کرتے ہیں۔ اور یہ بالکل غلط ہے۔ اسی طرح یہ بھی غلط ہے۔ کہ ۱۴۴ کو منسوخ کرنے میں حکومت نے ہم سے دشمنی کی ہے اور احرار سے دوستی اس میں شک نہیں کہ بعض حکام اب بھی ہمارے خلاف ہیں۔ ان کی مخالفتیں میں نے بہت سی ظاہر کر دی ہیں۔ اور باقی بھی وقت آنے پر ظاہر کر دوں گا۔ مگر اس کارروائی میں ہماری کوئی مخالفت نہیں۔ اور نہ ہی یہ حکومت کی شکست ہے۔

دفعہ ۱۴۴ اور ۳۳۔ امینڈمنٹ ایکٹ

کی واپسی کے متعلق ہمیں حکومت سے کوئی شکایت نہیں۔ اس نے جو کیا ہے درست کیا ہے۔ جہاں وہ ہماری مخالفت کرے گی۔ ہم فوراً ظاہر کر دیں گے۔ اور نہ قید سے ڈریں گے اور نہ پھانسی سے۔ کہ ہم سے بہت بڑے بڑے لوگ قید بھی ہوئے اور پھانسی پر بھی لٹکائے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نبی تھے۔ مگر پھانسی پر لٹکائے گئے۔ اور حضرت یوسف کو قید کیا گیا۔ پس

جو ڈرتا ہے وہ مومن ہو ہی نہیں سکتا

مومن حق کے بیان کرنے میں نڈر ہوتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اگر کسی سے اختلاف ہو۔ تو اس کی نیکیوں کو بھی عیب ظاہر کیا جائے۔ اور عیب کو بھی عیب ہمیں حکومت سے اختلاف ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس کے جائز افعال کو بھی برا کہیں پس دوست احراریوں کے پروپیگنڈا سے ہوشیار رہیں کیونکہ ایک طرف تو وہ بلاوجہ جماعت کو مایوس کرنا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

سجدہ گاہِ قدسیاں ہے آستانِ اہلِ درد

گھر نہ کر جائے کہیں دل میں بیانِ اہلِ درد
اس لئے سنتے نہیں وُہ داستانِ اہلِ درد

حضرتِ مختار سے سُنکر بیانِ اہلِ درد
نغمہ ریزی کر رہے ہیں بُلبُلانِ اہلِ درد

نظمہائے درد لکھکر حضرتِ مختار نے!
ایک عالم کو بنایا مدح خوانِ اہلِ درد

اہلِ دل ہیں وجد میں سُن سُنکے نظمیں آپکی
زندہ باد اے شاعرِ شیریں زبانِ اہلِ درد

اپنی نظموں میں خبر لی تو نے بیدردوں کی خوب
بارک اللہ حبذا اے پہلوانِ اہلِ درد

درد والوں کی نہ کر تحقیر واعظ! ہوش کر
سجدہ گاہِ قدسیاں ہے آستانِ اہلِ درد

درد والوں کی نحیفی دیکھکر دھوکہ نہ کھا،
کام دے گی تیغ کا ہر استخوانِ اہلِ درد

ہیں وہی پیارے خدا کو جن کے دل میں درد ہے
درد ہی اس نے بنایا ہے نشانِ اہلِ درد

جس قدر چاہیں ستالیں آج۔ کچھ پروا نہیں
کل یہی دشمن بنیں گے قدر دانِ اہلِ درد

خانماں برباد ہوں گے سارے حاسد دیکھنا
اور پھلا پھولا رہے گا بوستانِ اہلِ درد

گرتے پڑتے سر کے بل پہونچے درِ محبوب تک
مرحبا شاباش اے زندہ دلانِ اہلِ درد

فضل ہو اللہ کا الفضل پر حافظ سلیم
حشر تک زندہ رہے یہ ترجمانِ اہلِ درد

فتح ہماری ہے

اور جس طرح ہائی کورٹ سے ڈگری حاصل ہو جانے کے بعد کوئی نہیں گھبراتا۔ اسی طرح تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ شہید گنج ایجی ٹیشن شروع ہوئی۔ تو حکومت نے کہدیا۔ کہ ہائیکورٹ نے سکھوں کے حق میں فیصلہ کیا ہوا ہے۔ تم اس فیصلہ کو بدلوا لو۔ ہم تمہیں دلا دینگے۔

پس کیا تمہیں خدا کے فیصلہ پر اتنا بھی اعتماد نہیں۔ جتنا ہائی کورٹ کے فیصلہ پر ہوتا ہے۔ اور یہ خدا کا فیصلہ ہے۔ کہ دُنیا ہمارے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ پس کوئی خواہ چیں کرے یا پیں

دنیا اسلام کے نام پر ہمارے ہاتھوں سے فتح ہوگی

اور جو لوگ آج مخالف ہیں۔ کل اسلام اور احمدیت کی صداقت کے قائل ہو کر اسلام اور احمدیت کی شان کے بڑھانے والے ہونگے۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید:۔

آخر میں میں پھر یہ کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ خواہ مخواہ ان کے لٹریچر کو بھی پڑھنے کی ضرورت نہیں ہم نے سُنا ہے۔ ان کے ۱۵۔۲۰ پرچے روزانہ یہاں تک جاتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دوست

چار سو روپیہ سالانہ کی امداد

کفر کو دیتے ہیں۔ کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ چار سو روپیہ خرچ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دلواؤ۔ پس جب عملی طور پر آپ لوگوں نے ان کے جھوٹ کو دیکھ لیا ہے۔ تو ان کے پرچوں کو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ باقی دشمن سے بھی غلط بات کبھی منسوب نہ کرو۔ ہمیشہ سچی بات کہو۔ ہم نے دُنیا کو جھوٹ سے نہیں۔ بلکہ اخلاق سے فتح کرنا ہے۔ پس تم اپنی ترقیوں کی بنیاد سچائی اور تقویٰ پر رکھو اور اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرو۔ اور یاد رکھو۔ کہ وہ ہمیشہ متقیوں کا ہی ساتھ دیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ

"الفضل" کے بغیر آپ کن باتوں سے محروم رہتے ہیں؟

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ کے حالات اور ارشادات سے (۲) حضور کے رقم فرمودہ مضامین۔ بیان فرمودہ خطبات اور تقریروں سے (۳) خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مرکز احمدیت کے حالات سے (۴) معاندین کی انتہائی مخالفتوں کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کے کھلے نشانات کے مطالعہ سے (۵) دشمنانِ احمدیت کی عبرتناک ناکامیوں اور نامرادیوں کے واقعات سے (۶) مجاہدین احمدیت کی سرفروشانہ تبلیغی سرگرمیوں اور احمدی مبلغین کی اسلامی خدمات سے (۷) پیش آمدہ سیاسی و ملکی حالات اور واقعات کے متعلق جماعت احمدیہ کے نقطہ نگاہ سے (۸) احباب جماعت کے اہم اور ضروری حالات سے (۹) مخالفین کے اعتراضات کے مسکت جوابات سے (۱۰) غیر ممالک کے اہم سیاسی اقتصادی اور سوشل واقعات سے:۔

پس آج ہی آپ اپنے نام "الفضل" جاری کرا لیجئے:۔

(مینجر)

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر بیعت کرنیوالوں کی فہرست

فرشتے پاک دلوں کو احمدیت میں لا رہے ہیں!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متعلق خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اور مخالفین کی ناکامی و نامرادی کا ذکر کرتے ہوئے انہیں مخاطب کرکے تحریر فرماتے ہیں:-
"دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں۔ وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو۔ کہ موت تک پہونچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو"
(ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۷)

نمبر	نام	مقام
۳۶۲	مہر بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۳۶۳	مسماۃ زینب بی بی "	" بہالنگر
۳۶۴	" صدیقہ بیگم "	" انبالہ
۳۶۵	" سکینہ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۳۶۶	" دولت بی بی "	گورداسپور
۳۶۷	" بیگاں "	گوجرانوالہ
۳۶۸	" محمد بی بی "	گورداسپور
۳۶۹	" باگھاں "	گوجرانوالہ
۳۷۰	مسماۃ رسول بی بی بنت عبداللہ صاحب	سیالکوٹ
۳۷۱	" بختاور بی بی صاحبہ	لاہور
۳۷۲	" حمیدہ بیگم صاحبہ	شاہپور
۳۷۳	" سکینہ بی بی "	گوجرانوالہ
۳۷۴	" نور جہاں "	جھنگ
۳۷۵	" بڈھائی "	سرگودھا
۳۷۶	" جیندوڈی "	"
۳۷۷	" عزیز بی بی "	ہوشیارپور
۳۷۸	" حاکم بی بی "	گوجرانوالہ
۳۷۹	" راج بی بی "	"
۳۸۰	" سردار بیگم "	شیخوپورہ
۳۸۱	" ہاجرہ بی بی "	سیالکوٹ
۳۸۲	" زینب بی بی "	گوجرانوالہ
۳۸۳	" آمنہ بیگم "	گورداسپور
۳۸۴	" ننھو صاحبہ	"
۳۸۵	" بھاگ بھری "	گجرات
۳۸۶	" سرفراز بیگم "	"
۳۸۷	" عصمت بی بی "	سیالکوٹ
۳۸۸	" گوڈی "	" گورداسپور
۳۸۹	" غلام جنت نسیم "	جھنگ
۳۹۰	" راج بیگم "	گجرات
۳۹۱	" امۃ القیوم بیگم "	لائل پور
۳۹۲	" سوائی بی بی "	سرگودھا
۳۹۳	" برکت بی بی "	گورداسپور
۳۹۴	" صفیہ بیگم "	لاہور
۳۹۵	" فاطمہ بی بی "	گورداسپور
۳۹۶	" خادم حسین "	گوجرانوالہ
۳۹۷	" عائشہ بی بی "	سیالکوٹ
۳۹۸	" سرتاج بانو "	شاہجہانپور
۳۹۹	" فضل بی بی "	سیالکوٹ
۴۰۰	" عائشہ بی بی "	"
۴۰۱	" سردار بیگم "	گوجرانوالہ
۴۰۲	" ست بھرائی "	"
۴۰۳	مسماۃ بیگم صاحبہ	سیالکوٹ
۴۰۴	" برکت بی بی "	"
۴۰۵	" حاکم بی بی "	"
۴۰۶	" مہر بی بی "	"
۴۰۷	" ناظرہ بی بی "	گورداسپور
۴۰۸	" فاطمہ بیگم "	رہتک
۴۰۹	" عزیز فاطمہ بیگم "	گورداسپور
۴۱۰	" حاکم بی بی "	لاہور
۴۱۱	" سردار بی بی "	امرتسر
۴۱۲	" حمیدہ بی بی "	"
۴۱۳	" فاطمہ بی بی "	"
۴۱۴	مسماۃ عالم بی بی صاحبہ	ضلع امرتسر
۴۱۵	" " "	" گورداسپور
۴۱۶	" عائشہ بی بی "	" "
۴۱۷	" اللہ رکھی "	" "
۴۱۸	" طالعہ بی بی "	" "
۴۱۹	" سردار بی بی "	" لاہور
۴۲۰	" فضل بی بی "	" "
۴۲۱	" عنایت بیگم "	" گجرات
۴۲۲	" عائشہ بی بی "	" "
۴۲۳	" بصیر بیگم "	" رہتک
۴۲۴	" صاحب جہاں "	" سیالی پور
۴۲۵	مسماۃ رسول بی بی صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۴۲۶	" جنت بی بی "	" رہتک
۴۲۷	" کریم بی بی "	" گجرات
۴۲۸	" سکینہ بیگم بنت فرمان شاہ صاحب	" "
۴۲۹	" سکینہ بی بی بنت شاہ سوار صاحب	" "
۴۳۰	" فاطمہ بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ
۴۳۱	" فضیلت بیگم صاحبہ	" گجرات
۴۳۲	" نواب بیگم بنت خیرالدین صاحب	" سیالکوٹ
۴۳۳	" غلام فاطمہ صاحبہ	پنڈدادنخان
۴۳۴	" رضیہ بی بی "	ضلع سیالکوٹ
۴۳۵	" محمود بی بی "	ضلع سیالکوٹ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	خواجہ غلام حسین صاحب	سری نگر
۲	مولوی نور احمد صاحب	کشمیر
۳	عبدالکریم صاحب	ضلع گورداسپور
۴	محمد طفیل صاحب	" "

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۵	عبدالعزیز صاحب	" سیالکوٹ
۶	م۔ خ۔ ن صاحبہ	" پشاور
۷	نذیر احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۸	مقبول احمد صاحب	" "
۹	خدیجہ بی بی صاحبہ	" "
۱۰	نور احمد صاحب	" "
۱۱	فضل احمد صاحب	" "
۱۲	سندھی صاحب	" "
۱۳	غلام احمد صاحب	" "
۱۴	فضل بی بی صاحبہ	" "
۱۵	مبارک علی صاحب	" "
۱۶	محمد حسین صاحب	" "
۱۷	نواب بی بی صاحبہ	" "
۱۸	راجو صاحب	ضلع اننت ناگ کشمیر
۱۹	نورالدین صاحب	" ادھم پور "
۲۰	علم الدین صاحب	" کٹھوعہ
۲۱	نور بی بی صاحبہ	" "

وصیتیں

نمبر ۳۶۷۲:۔ منکہ غلام حسین ولد مستری امام الدین قوم لوہار پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی محلہ کنور گڑھ گوجرانوالہ تحصیل گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ حال وارڈ ایب روڈ سندھ آئی۔ ٹی۔ ایس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم جون ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ماہوار آمدنی مبلغ اڑتالیس روپے ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بہشتی مقبرہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اس آمدنی کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اگر مرنے کے وقت میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ غلام حسین ولد مستری امام الدین حال لازم۔ آئی۔ ٹی۔ ایس ڈاک روڈ۔ سندھ (بحروف اردو)۔ گواہ شد:۔ عبد الحکیم احمدی کلرک کراچی (بحروف انگریزی)، گواہ شد:۔ محمد بخش احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی سندھ۔

نمبر ۴۴۶۲:۔ منکہ طالعہ بی بی زوجہ عبد الحمید صاحب قوم جٹ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بھینی بانگر ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{12}{35}$-۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کل جائداد مبلغ مال حق مہر ۲۵۰ روپیہ ہے۔ اس میں مہر مبلغ یک صد روپیہ شامل ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اس جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا (طالعہ بی بی)، گواہ شد:۔ عبد الرحمن محصل محلہ دار البرکات گواہ شد:۔ محمود احمد سکرٹری وصایا محلہ دار الرحمت۔ گواہ شد:۔ عبد الحمید بقلم خود خاوند موصیہ۔

نمبر ۳۴۲۸:۔ منکہ عالم بی بی زوجہ احمد الدین خیاط قوم کشمیری پیشہ خیاطت عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{1}{35}$-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

۳۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مہر بصورت زیور مبلغ مالک ۲۰۰/- روپیہ۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا عالم بی بی گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ مولوی فاضل گواہ شد:۔ احمد الدین درزی خاوند موصیہ

نمبر ۳۷۲۲:۔ منکہ خیراں بی بی زوجہ میاں سراج دین صاحب خادم مسجد اقصیٰ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری حسب ذیل جائداد ہے۔ مہر مبلغ دو صد روپیہ جس کے عوض میرے شوہر نے مکان واقع محلہ دار الرحمت کا $\frac{1}{4}$ حصہ میرے پاس رہن رکھا ہوا ہے۔ اور میری کوئی جائداد نہیں۔

العبد:۔ خیراں بی بی زوجہ سراج الدین صاحب قادیان۔ گواہ شد:۔ سراج الدین شوہر موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی احمد بقلم خود۔

نمبر ۴۴۳۳:۔ منکہ فتح الدین ولد محمد بخش قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن بھویاں ڈاک خانہ جلال پور جٹاں تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{1}{35}$-۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲)۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

۳۔ میری اس وقت موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی مرہونہ کی زر رہن ۷۸۲/- روپیہ۔ (۲) اراضی زرعی ملکیت خود چاہی و بارانی ۳۱ کنال قیمتی ۱۷۶۰/- روپیہ بروئے پنج سالہ کاغذات سرکاری۔ کل میزان ۲۵۴۲/- روپیہ قیمت دسواں حصہ وصیت کردہ ۲۵۴/۳/- روپیہ

نوٹ:۔ میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ فتح الدین ولد محمد بخش قوم جٹ سکنہ بھویاں تحصیل و ضلع گجرات بقلم خود موصی گواہ شد:۔ اکبر علی ولد علم الدین برادر زادہ موصی سکنہ بھویاں۔

گواہ شد:۔ نواب خان ولد فتح الدین موصی بقلم خود۔

نمبر ۴۴۵۰:۔ منکہ منشی علی بخش ولد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۲۱ء ساکن مونگ رسول ڈاک خانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{12}{35}$-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد کوئی نہیں لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۲۸/- ماہوار ہے۔ اور میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری جو جائداد ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن ایسی رقوم جو میں اس مد میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ کے علاوہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ وہ متروکہ کے دسویں حصہ سے منہا کر دی جائے گی۔ والسلام۔

العبد:۔ کمترین علی بخش مدرس سکرٹری مال انجمن احمدیہ مونگ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ نواب الدین کلرک ہیڈ کوارٹر لاہور ڈسٹرکٹ چھاؤنی۔ حال وارد مونگ۔ گواہ شد:۔ میاں فتح الدین حکیم احمدی مونگ بقلم خود۔

نمبر ۴۳۹۱:۔ منکہ حسن بی بی بیوہ غلام رسول بنت نظام الدین صاحب قوم کشمیری بھٹی پیدائشی احمدی ساکن لویری والہ ڈاک خانہ سوہدرہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{8}{35}$-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل موجود ہے۔ ایک مکان پختہ واقعہ لویری والہ کا $\frac{1}{2}$ حصہ قیمتی ۶۰/- روپیہ۔ ایک کنٹھہ طلائی قیمتی ۶۰/- روپیہ چوڑیاں نقرئی چھ عدد قیمتی ۵/- روپیہ۔ مرکیاں طلائی دو عدد قیمتی ۵/- روپیہ نقد موجود مبلغ ۲۰/- روپیہ۔

۲۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت ۱۵۰/- روپے ہے

۳۔ اس وقت میں بیوہ ہوں۔ آمدنی کی کوئی صورت نہیں رکھتی۔

۴۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے $\frac{1}{5}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۵۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو۔ یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔

فقط۔ مورخہ یکم اگست ۱۹۳۵ء

العبد

حسن بی بی بیوہ غلام رسول دختر نظام الدین

گواہ شد:- عنایت اللہ ولد نظام الدین کشمیری بقلم خود ۔

گواہ شد:- محمد یوسف ولد غلام رسول بقلم خود ساکنہ لویلیوالہ پسر موصیہ ۔

کاتب:- عزیز احمد بقلم خود ۔

نمبر ۴۴۳۶ - منکہ امینہ بیگم بنت حافظ محمد امین صاحب قوم آوان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱-۵-۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ پچاس روپیہ تنخواہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی ۔ العبد:- امینہ بیگم بقلم خود معلمہ نصرت ہائی سکول قادیان۔

گواہ شد:- عطاء الرحمن بقلم خود کلرک نظارت بیت المال قادیان ۔

گواہ شد:- ملک عبد الحق بقلم خود سیکرٹری تعلیم وتربیت محلہ ناصر آباد قادیان ۔

نمبر ۴۳۷۳ - منکہ جنت بی بی زوجہ عبد الحق قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لوہہ حال کھاریاں ڈاکخانہ وتحصیل خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۶-۵-۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت صرف زیور از قسم سونا ۳ تولہ ہے۔ جس کی قیمت قریباً -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ سوائے مذکورہ بالا جائیداد کے اور کوئی جائیداد نہیں۔ بعد منظوری وصیت ہذا رقم ۱/۱۰ حصہ زیور کی یکمشت ادا کردونگی لہٰذا وصیت ہذا تحریر کردیتی ہوں۔ کہ سند رہے۔ ۶ / مئی ۱۹۳۵ء

العبد:- جنت بی بی زوجہ عبد الحق احمدی کھاریاں (نشان انگوٹھا جنت بی بی صاحبہ) گواہ شد:- نور الدین والد موصیہ۔ گواہ شد:- محمد الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ تہال بقلم خود ۔

نمبر ۴۴۸۱ - منکہ حشمت بی بی زوجہ غلام رسول قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۔۔۔ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سنگرور ڈاکخانہ خاص ریاست جیند بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۵-۶-۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زیور حق مہر وغیرہ مالیتی دو صد روپیہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائداد مذکورہ وصیت کردہ میں سے اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ تو اسکی رسید لونگی۔ جو اصل رقم وصیت کردہ حصہ سے منہا تصور ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی جائیداد اسکے علاوہ زائد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد:- حشمت بی بی نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:- شیخ غلام رسول موصی خاوند موصیہ بقلم خود ۔ گواہ شد:- سید محمد علی وصایا انسپکٹر بیت المال بقلم خود

نمبر ۴۴۷۵ - منکہ مستری دین محمد ولد طالع مند صاحب قوم چغتہ پیشہ معماری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۲۱ء ساکن پکھوکے مستریاں ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور حال وارد قادیان محلہ دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱-۵-۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

اس وقت سوائے ماہوار آمد کے میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ میں بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا جو کہ مبلغ بیس روپیہ ہے۔ ۱/۱۰ حصہ تا زیست صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور انجمن مذکور کو جملہ متروکہ جو میری وفات پر پایا جائے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کا وارث قرار دیتا ہوں۔

العبد:- دین محمد بقلم خود ۔

گواہ شد:- محمود احمد۔ احمدیہ میڈیکل ہال قادیان ۱۱-۵-۳۵

گواہ شد:- عبد المجید دوکاندار محلہ دارالرحمت قادیان۔

مژدۂ جانفزا

ہم نے ہندوستان کے تجارتی اور اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانہ پر ہر قسم کے خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ یورپ کے کسی حصہ میں نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصل تیل جان ہیئر آئل رجسٹرڈ استعمال کرے۔ قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ:- ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار۔ لاہور

لڑکا ہی پیدا ہو

حمل کے ۳ ماہ کے اندر ہماری سوچ گن والی

پُتر پرپاوک

دوائی اولاد نرینہ استعمال کرائیں

قیمت صرف پانچ روپے

کویراج ہر نام داس بی اے لاہور

نادر موقع

دو قطعات اراضی سکنی واقع محلہ دارالانوار ایک حضرت امیر المومنین کی کوٹھی دارالحمد کے ملحق جانب مغرب رقبہ تقریباً ۵ کنال دوسرا زنانہ عیدگاہ کے ملحق جانب شمال رقبہ دس مرلہ جس کے تین طرف شارع عام ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت فرمائیں

ایچ معرفت میاں رشید احمد بی اے محلہ دارالانوار۔ قادیان

استاد کی ضرورت

علاقہ راجپوتانہ میں ایک جگہ بچوں کو ابتدائی تعلیم دینے کے واسطے ایک معلم کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس علاقہ میں جانا چاہیں۔ وہ مجھے اطلاع دیں۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ کم از کم کس قدر گذارہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار:- مفتی محمد صادق۔ قادیان

گھڑیوں کی مشہور و معروف چالیس سالہ دوکان کا

خاص رعایتی اعلان

کلاک برائے میٹنگ دوکان و دفتر کارخانہ گھنٹہ اور آدھ گھنٹہ بجاتا ہے اور آٹھ روزہ چابی ہے۔ گارنٹی دس سال۔ قیمت نمبر ۱ [illegible] نمبر ۲ [illegible] نمبر ۳ [illegible]

ٹائم پیس دیرپا مضبوط خوبصورت ہزاروں کا آزمودہ۔ زوردار آلارم والا۔ گارنٹی پانچ سال۔ قیمت نمبر ۱ [illegible] نمبر ۲ [illegible] نمبر ۳ [illegible]

خطیبین رسٹ واچ موجودہ فیشن کی نہایت ہی خوبصورت دیرپا مضبوط گھڑی ہے خوبصورتی کی سرتاج۔ گارنٹی پانچ سال۔ قیمت [illegible]

لیڈی رسٹ واچ نکل کیس خوبصورت و مضبوط قیمت نمبر ۱ [illegible] نمبر ۲ [illegible] نمبر ۳ مختلف ڈیزائن گارنٹی تین سال

فینسی رسٹ واچ نہایت ہی خوبصورت دیرپا مضبوط جولدار شین بیاہ شادی میں دینے کے قابل۔ قیمت نکل کیس [illegible] رولڈ گولڈ [illegible] گارنٹی دس سال

فینسی سنہری رسٹ واچ مختلف ڈیزائن سینکڑوں کی آزمودہ نہایت ہی تسلی بخش۔ قیمت نمبر ۱ [illegible] نمبر ۲ [illegible] نمبر ۳ [illegible] گارنٹی پانچ سال

لیور پاکٹ واچ اینل ڈائل نکل کیس اور صحیح وقت دینے والی بے نظیر گھڑی ہے اور پشت در پشت چلنے والی ہے۔ قیمت نمبر ۱ [illegible] نمبر ۲ [illegible] نمبر ۳ [illegible] گارنٹی ۲، ۳، ۵ سال

بڑھیا قسم کی لیور پاکٹ واچ امراء شرفا کی زینت ہر موسم و ملک کے مطابق کام دینے والی سوئٹزرلینڈ کی کاریگری کا نمونہ ہماری دوکان کا تحفہ۔ قیمت [illegible] گارنٹی دس سال

نوٹ ہماری دوکان چالیس سالہ پرانی اور مشہور دوکان ہے۔ ولایت سے براہ راست مال منگوا کر پبلک کی خدمت کرتی رہی ہے اس رعایتی اعلان سے آپ بھی خوب فائدہ اٹھاویں اور لاہور آنے پر بازار انارکلی میں تشریف لاکر ہمارے شوروم کو زینت بخشیں اور سچائی کی داد دیں مزید تفصیل کیلئے منیجر سے خط و کتابت کریں۔

انگلش واچ کمپنی (انڈیا) انارکلی لاہور

ہر قسم بجلی کا سامان خریدنے کیلئے کمار الیکٹرک کمپنی انارکلی لاہور کو یاد رکھیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ٹوکیو ۲۰ جنوری۔ شاہ جاپان کی منظوری پر جاپانی پارلیمنٹ توڑ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ گورنمنٹ کے خلاف عدم اعتماد کی جو تحریک پیش ہو رہی ہے وہ پیش نہ ہو سکے گی۔

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ حکومت ہند نے ۳۴-۱۹۳۳ء کے نظم و نسق کی رپورٹ شائع کر دی ہے رپورٹ میں مسٹر گاندھی کے اچھوت اقوام کی اصلاح کے لئے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بعض مبصرین کی رائے میں اس دورہ کی تہ میں اچھوتوں کی معاشرتی خرابیوں کی اصلاح کے علاوہ کچھ اور بھی مقاصد تھے۔

بہاولپور ۲۰ جنوری۔ مقامی ہندو سبھا کے دو اور کارکنوں کو ایکٹ ۱۹۰۸ء دفعہ ۱۷ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

حیدر آباد ۲۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو ۱۰ فروری کو یورپ سے روانہ ہونگے۔ اور بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان پہنچیں گے۔

بمبئی ۲۰ جنوری۔ مسٹر مہادیو ڈیسائی کا بیان مظہر ہے۔ کہ گاندھی جی کے باقی تمام دانت نکال دئے گئے ہیں۔ ان کی صحت اچھی ہو رہی ہے۔

وی آنا ۲۰ جنوری۔ مسٹر سوبھاش چندر بوس علاج کے لئے دوبارہ گسٹین جا رہے ہیں وی آنا کی موسمی کیفیت کا ان کی صحت پر برا اثر پڑا ہے۔

ڈربن ۲۰ جنوری۔ سر سید رضا علی ایجنٹ جنرل جنوبی افریقہ کی ایک ہندو لڑکی سے شادی کے نتیجہ میں جنوبی افریقہ کے انڈین کانگرس کے صدر اور دیگر عہدہ دار بطور پروٹسٹ مستعفی ہو گئے ہیں۔

البانیہ ۲۰ جنوری۔ شاہ البانیہ احمد زوغو نے البانیہ میں عام فوجی بھرتی کا حکم دیا ہے ممکن ہے۔ اٹلی اور البانیہ کے درمیان جنگ شروع ہو جائے۔

عدیس آبابا ۲۰ جنوری شمالی محاذ جنگ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ تین مقامات میں اطالوی خطوط و فلغ پر حبشیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ راس ادیو حبشی جرنیل کی فوجیں جو آکسم کے قریب تھیں۔ آگے بڑھ رہی تھیں۔ کہ اطالوی طیاروں نے شدید بمباری کی۔ جس سے پانچ سو کے قریب حبشی ہلاک ہوئے۔ حبشیوں کی پیش قدمی جاری ہے۔

جبوتی ۲۰ جنوری۔ ڈولو کے نواح میں زبردست بارش کی وجہ سے اطالوی فوج کی پیش قدمی رک گئی ہے۔ اطالوی طیارے حبشی افواج کی نقل و حرکت کی سخت نگرانی کر رہے ہیں۔ قبائل حبشی فوجوں کی امداد کر رہے ہیں۔ گذشتہ شب راس دستا کی منتشر افواج نے مجتمع ہو کر اطالوی چوکیوں پر شبخون مارا۔ لیکن اطالویوں کی گولہ باری نے انہیں پسپا کر دیا۔

جدہ (بذریعہ ڈاک) توقع کی جاتی ہے کہ عراق کے وزیر خارجہ جنوری کے آخیر میں مکہ آئیں گے۔ تا کہ حجاز اور عراق کے درمیان حربی امداد باہمی معاہدہ کا مسودہ مرتب کریں۔

جنیوا ۲۰ جنوری۔ لیگ کونسل جلسہ کی درخواست کے مطابق ہسپتالوں اور شہروں پر ہوائی حملوں کے متعلق تفتیش کرے گی۔ اٹلی کے خلاف تیل کی پابندی عاید کرنے کا انحصار انگلستان پر ہے۔ کیونکہ اگر انگلستان پیش قدمی نہیں کرے گا۔ تو کوئی اور ملک بھی ایسا نہیں کرے گا۔

بمبئی ۲۰ جنوری۔ آج سر آغا خاں کو ۳ لاکھ ۳۵ ہزار روپے سونے کے ساتھ تولا گیا آپ نے اپنے پیرؤوں کو کہا ہے۔ کہ وہ تقاریب کو مذہبی رسوم کی ادائیگی تک ہی محدود رکھیں دوسری تقاریب فی الحال ملتوی کر دی گئی ہیں

انزبرک (آسٹریا) ۲۰ جنوری۔ جنوبی ٹائرل میں اٹلی کے خلاف شدید جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اطالوی حکومت نے جنوبی ٹائرل کو ایک مسلح کیمپ بنا دیا ہے۔ اس وقت وہاں ۲۰ ہزار اطالوی سپاہی مقیم ہیں۔

پورٹ سعید ۲۰ جنوری۔ نہر سویز کے علاقہ میں بعض نامعلوم الاسم لوگ پمفلٹ تقسیم کر رہے ہیں۔ جن میں اٹلی کے لوگوں پر اس بات کا زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ مسولینی کے خلاف بغاوت کر دیں۔

لنڈن ۲۰ جنوری۔ اخبار "مانچسٹر گارڈین" کا نامہ نگار متعین جنیوا لکھتا ہے کہ لیگ کی طرف سے سر سیموئل ہور سابق وزیر خارجہ انگلستان کو دعوت دی جائے۔ کہ یہودی پناہ گزینوں کے دفتر کی صدارت کو منظور کر لیں

لاہور ۲۰ جنوری۔ آج ایک شیعہ وفد نے گورنر پنجاب سے ملاقات کی اور ایک میموریل پیش کیا۔ جس میں شارع عام پر مذہبی جلوسوں پر پابندیوں کا ذکر تھا۔ ہز ایکسی لنسی نے کہا کہ حکومت شیعہ قوم کی مذہبی رسوم پر کسی قسم کی پابندی عاید نہیں کرنا چاہتی۔ آپ نے وفد کو یقین دلایا۔ کہ آئندہ حکومت شیعہ قوم کے احساسات کا خیال رکھے گی۔

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو ریزولیوشن پیش کئے جائیں گے ان میں سردار منگل سنگھ کا ایک ریزولیوشن بھی ہے جس میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ جدید آئین چونکہ بالکل ناکافی مایوس کن اور ناقابل قبول ہے۔ اس لئے اسے مسترد کر دینا چاہیئے۔

انگورہ (بذریعہ ڈاک) حکومت ترکی نے اپنی خارجی حکمت کو تقویت دینے کے لئے سویڈن۔ پولینڈ۔ یوگوسلاویہ اور ترکی کے متحدہ تجارتی معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) یکم جنوری سے عراق میں جبری فوجی بھرتی کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔

امرتسر ۲۰ جنوری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۵ آنے۔ گوڑ تیار ۲ روپے ۱ آنہ ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے۔ چاندی دیسی ۴۹ روپے ۴ آنے ہے۔

امرتسر ۲۰ جنوری آل انڈیا شہید گنج کانفرنس کے اجلاس میں نظر بندوں کی رہائی۔ اخبارات کی ضمانتوں کی واپسی اور مسلمانان پنجاب کو ایک مرکز پر لانے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ آج کے اجلاس میں جو شیخ صادق حسن سابق ممبر اسمبلی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سرکار پرستوں اور انتہا پسندوں میں سخت رسہ کشی ہوئی۔ اور نوبت تو تو میں میں اور دھینگا مشتی تک پہونچی۔

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب حج کے لئے حجاز روانہ ہو رہے ہیں۔ اور سول نافرمانی کے لئے تیاری کرنے کے انتظامات مجلس اتحاد ملت کو دیئے گئے ہیں۔ تین ماہ بعد آپ کے واپس آنے پر اگر تیاری مکمل ہوئی۔ تو سول نافرمانی شروع کر دینے کا یقین دلایا گیا ہے۔

عدیس آبابا ۲۰ جنوری تمبین کے علاقہ میں حبشیوں کی یورش ابھی تک جاری ہے۔ حبشیوں نے ایک مقام پر اطالویوں کو زبردست شکست دی۔ اور اطالوی خیموں پر قبضہ کر لیا۔ اس فتح میں حبشیوں نے ایک لاکھ آٹے کی بوریوں پر قبضہ کیا۔

جبوتی ۲۰ جنوری اسمارہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ شمالی محاذ سے اطالوی دیسی فوجوں کو واپس بلا لیا گیا ہے۔ اطالوی جرنیل نے ایک اعلان کے ذریعہ اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ دیسی سپاہی اطالوی فوجوں سے غداری کرکے حبشی افواج سے مل جاتے ہیں۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ تمبین میں حبشیوں نے اطالوی افواج کو چاروں طرف سے گھیر کر بہت نقصان پہونچایا۔

لاہور ۲۰ جنوری آج امرتسر سے آنے والے ۲۵ سکھوں کے ایک جتھہ کو گرفتار کیا گیا۔ ان پچیس ملزموں میں سے ایک ملزم کو جو پہلے بھی ایک دن قید محض کی سزا پا چکا تھا۔ عدالت نے ایک ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔ اور باقی چوبیس کو حسب معمول ایک ایک دن قید محض کی سزا دی گئی۔

کلکتہ ۲۰ جنوری آج مسلمانان کلکتہ کا اجلاس نواب صاحب ڈھاکہ کی صدارت میں کارپوریشن کے رویہ کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس معاملہ کی تحقیقات کرائے۔ ایک قرارداد کی رو سے ۹ فروری کو تمام صوبہ میں یوم احتجاج منانے کا فیصلہ کیا گیا۔

نئی دہلی ۲۰ جنوری دو جدید صوبوں یعنی سندھ اور اڑیسہ کے دستور اساسی کے متعلق آرڈر ان کونسل شائع ہو گیا ہے سندھ اور اڑیسہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے دو علیحدہ صوبے بنا دیئے گئے ہیں۔ آئندہ ان صوبوں کی وہی حیثیت ہوگی۔ جو نئے آئین میں دوسرے صوبوں کی ہوگی۔ لیکن اس وقت تک حکومت کے کاروبار چلانے کے لئے عارضی انتظامات کئے جائیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر۔ غلام نبی